علم کائنات





صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل

کراچی ------- اسلام آباد

معلم کائنات

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری



المختار پبلی کیشنز، کراچی

25 جاپان مینشن، ریگل چوک، صدر کراچی، 74400

نام..................معلم کائنات ﷺ

تحریر..................صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

صفحات..................۱۶

سن اشاعت..........۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

تعداد..................۱۰۰۰

نگران اشاعت.......فرحان الدین قادری

حروف سازی وطباعت..الختار پبلی کیشنز، کراچی، فون ۷۷۲۵۱۵۰-۰۲۱

ہدیہ..................-/۵ روپیہ



ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل

کراچی: آفس: 25 جاپان مینشن، ریگل چوک، صدر کراچی، 74400، پوسٹ بکس نمبر 489

ٹیلی فون نمبر: 021-7725150، فیکس: 7732369

اسلام آباد: D-44/4، اسٹریٹ نمبر 38، سیکٹر F-6/1، اسلام آباد 44000،

ٹیلی فون نمبر: 051-2825587

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

معلمِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم



اللہ رب العزت نے وجہ تخلیق کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کو اس کائنات ارضی میں اپنی ربوبیت کا نشان اور اپنی معبودیت کی دلیل بنا کر مبعوث فرمایا تا کہ جن وانس آپ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل ہوں اور اس کی بندگی اور عبادت کی طرف مائل ہوں جس کے لئے انہیں اس جہاں میں ان کو پیدا کیا گیا ہے۔

اللہ جل مجدہٗ نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے جلال و جمال اور صفات و کمالات کا اس طرح مظہر اتم بنا کر بھیجا کہ آپ کا ذکر جمیل اپنے ذکر عظیم کے ساتھ شامل کر لیا اور اس کو وہ بلندی و رفعت عطا فرمائی جو کائنات میں کسی کے ذکر کو نہ ملی اور نہ ملے گی۔ سورۃ الم نشرح میں

ارشاد ہوتا ہے:

وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ۝

یعنی اے محبوب ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند فرما دیا

حضرت ابن عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کو اپنا ذکر بنا دیا، جس نے آپ کا ذکر کیا۔ اس نے میرا ذکر کیا۔ سبحان اللہ۔ کیا عظمت و شان ہے سرکار دو عالم ﷺ کی۔

اللہ تعالیٰ کے بے حد شمار صفاتی اسمائے حسنہ ہیں۔ جن میں سے ننانوے منتخب اسمائے حسنیٰ قرآن کریم سے ماخوذ ہیں۔ اسی طرح صحابۂ کرام اور محدثین عظام نے نبی اکرم حبیب مکرم ﷺ کے بھی ننانوے اسمائے حسنیٰ قرآن و احادیث سے اخذ کئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا پرتو ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ کے اسمائے صفاتی اللہ رب العزت کے اسمائے حسنیٰ کے پرتو ہیں۔ اللہ رب العزت کا ایک نام مبارک ''العلیم'' ہے جس کے معنیٰ ہیں بے انتہا علم والا ایک اور اسم مبارک ''الخبیر'' ہے، یعنی بڑا اخبر دار اور خبر دینے والا۔ محبوب مکرم ﷺ صفاتی اسم گرامی ''معلم'' اللہ تعالیٰ کی صفتِ علیم و خبیر کا مظہر ہے چنانچہ سورۂ جمعہ میں ارشاد ہوتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
یَتْلُوْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ
وَالْحِکْمَةَ ق وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ o

(سورۂ جمعہ ۶۲:۲)

ترجمہ: ''وہی ہے جس نے امّیوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراھی میں تھے''

اس آیت مبارکہ میں حضور اکرم ﷺ کی چار صفات جمیلہ کا ذکر کیا جارہا ہے کہ آپ امّی ہیں، آپ کتاب اللہ کے قاری اور مبلغ ہیں، مزکّی یعنی تزکیہ نفس فرمانے والے ہیں اور معلم کتاب وحکمت ہیں۔ دیکھا جائے تو یہ چاروں صفات اللہ رب العزت کی طرف سے آپ کو عطا کردہ علمی کمالات کو ظاہر کرتی ہیں۔ اس مختصر وقت میں ہم ھادی برحق عالمِ ما کان و ما یکون ﷺ کی صفت ''الامّی'' اور ''معلّم'' پر سیر حاصل علمی گفتگو سے پرہیز کرتے ہوئے صرف چند نکات پیش کر سکیں گے جن سے آپ کی ذات مبارکہ کے سرچشمہ علم وحکمت اور

''عالِمُ العَالمین'' ہونے کا اندازہ ہو سکے گا۔

عربی زبان اپنی منضبط معنیٰ آفرینی اور بلیغ ترین اشتقاقی مفاھیم کے لحاظ سے ایک منفرد اور امتیازی مقام رکھتی ہے۔ لہذا ''الامّی'' کی توجیہہ وتشریح اور اس کے صحیح مفہوم کو متعین کرنے میں ہمیں عربی زبان کی کثیر الاشتقاق صلاحیت کا احترام کرنا پڑے گا۔ ''اُمّ'' عربی زبان میں ''ماں'' کو کہا جاتا ہے۔ لیکن عربی لغت کی اصطلاح میں ہر اس شے کو جو کسی دوسرے شے کے وجود، اس کی تربیت، اصلاح اور ابتداء و انتہا کی اصل اور بنیاد ہو اسے ''امّ'' کہا جاتا ہے۔ لفظ ''امّی'' مشتق ہے ''اُمّ'' سے اور قرآن نے اس مادّہ سے ''اُمٌّ''، ''اُمُّ القُریٰ''، ''امّ الکتاب''، ''الاُمّی'' اور ''الامّیون'' کے الفاظ وضع کئے ہیں جو نہ صرف عام لغوی، تاریخی، جغرافیائی اور توصیفی معانی عطا کرتے ہیں بلکہ بہت اہم اختصاصی اور استثنائی معنیٰ بھی ادا کرتے ہیں۔ مثلاً عربی کا ایک محاورہ ہے ''امّ الرَّجل'' جس کا لفظی ترجمہ تو کسی شخص کی ماں ہوگا لیکن محاورتاً کسی شخص کی بیوی یا ایسی خاتونِ خانہ کو کہتے ہیں جو تمام امور خانہ کی مالکہ، منصرم، اور منتظم ہو۔ قرآن کریم میں اُمّ الکتاب اور ''امّ القریٰ'' کی اصطلاحیں استعمال ہوئی ہیں۔ ''امّ الکتاب'' لوح محفوظ کیلئے استعمال ہوا ہے یعنی ایسی

کتاب جو تمام الہامی کتب کی ماں ہے اور جس کی طرف تمام علوم و معارف اور کتب الٰہیہ کے مضامین منتہیٰ ہوتے ہیں ۔ اسی طرح امّ القریٰ کا لفظ شہر مکۃ المکرّمہ کیلئے استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں تمام آبادیوں اور قریوں کا اصل اور مرکز ہے۔

کلام مجید میں لفظ ''الامّی'' چھ مقامات پر واحد اور جمع کی صورت میں استعمال ہوا ہے اور انہی چھ مقامات پر ان کے مخصوص مفاہیم و معنی قطعی اور واضح طور پر متعین ہو جاتے ہیں ۔ دو مرتبہ یہ لفظ حضور اکرم ﷺ کی شان میں آیا ہے، سورۂ اعراف کی ۱۵۷ ؍ویں اور ۱۵۸ ؍ویں آیت میں ۔ ان دونوں آیتوں میں ''النبی الامّی'' کا ترجمہ بعض مترجمین ''ان پڑھ نبی'' کرتے ہیں ۔ جو عربی زبان ولغت سے ان کی عدم واقفیت اور عظمت و مقام رسول اللہ ﷺ سے ان کی دانستہ یا نادانستہ ناشناسی کا مظہر ہے اور سرکار رسالتمآب ﷺ کی ارفع و اعلیٰ شان کے مقابلہ میں ایک گستاخانہ رویہ کا حامل ہے ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق ''امّی'' ہونا سرکار دو عالم ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ آپ دنیا میں کسی سے پڑھے نہیں اور کتاب وہ لائے جس میں اوّلین و آخرین اور غیبوں کے علوم کی خبریں ہیں ۔ معنی یہ ہوئے کہ ایسا رسول جس نے بظاہر دنیا میں کسی فرد

سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو، نہ تعلیم و تعلم کیلئے کسی استاذ کا مرہون منت ہو بلکہ اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے سکھایا پڑھایا ہوا آیا ہو، اسی کی عطا سے غیب کی خبریں بتائے اور سارے عالم کیلئے آغوشِ ھدایت اور علم و حکمت کا مرجع و محور ہو۔ جہاں جہاں قرآن مجید میں لفظ ''اُمّیون'' آیا ہے اس سے یا تو تمام بنی اسمٰعیل مراد ہیں جو مکۃ المکرّمہ میں آباد تھے یا وہ غیر کتابی کافر و مشرک مراد ہیں جو آسمانی کتابوں اور ان میں درج ھدایات سے بالکل بے بہرہ تھے یا پھر وہ یہود و نصاریٰ ہیں جو خود تو توریت و انجیل کا علم نہیں رکھتے تھے مگر اپنے عالموں کی من گھڑت باتوں کو آسمانی ھدایات اور اپنے انبیاء کی شریعت سمجھ کر یاد کر لیتے تھے۔ اس بحث سے ظاہر ہوا کہ ''الامّی'' کی اصطلاح قرآنِ مجید میں مختلف معنوں میں استعمال ہوئی اور لغت عرب اور لغت قرآن میں اس کے متعدد معنی ہیں ۔لیکن جب یہ لفظ حضور ختمی مرتبت ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو ان کی شان اور وصف کو ظاہر کرتا ہے نہ کہ کسی نقص یا عیب کو اس لئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی شان یہ ہے کہ اللہ رب العزت کے حبیب خاص ہیں ایسے حبیب کہ جن کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح بلندی و رفعت عطا کی ہے کہ ان کے ذکر کو اپنے ذکر کا حصہ بنا دیا۔ جو اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ رسول ﷺ کا ذکر ضرور کرتا ہے

اور جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا اس نے یقیناً اللہ عزّ وجل کا ہی ذکر کیا۔ اس طرح ''رسول النّبی الامّی'' کے معنی یہ ہوئے کہ غیب کی خبریں دینے والا رسول جو تمام عالم کے لئے مرکز رشد و ھدایت اور منبع علم و حکمت ہے سورۂ جمعہ کی مذکورہ بالا آیات کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو معلّم اخلاق اور معلم کتاب و حکمت کے وصف جمیل سے یاد فرمایا ہے۔ سید المرسلین آقائے دو جہاں ﷺ محسن انسانیت ہیں اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ سارے جہان کو رحمت و نعمت عطا فرمانے والے ہیں۔ سارے عالم آپ کی رحمت سے فیض یاب ہو رہا ہے اور ازل سے ابد تک ہوتا رہے گا۔ آپ کی صفتِ رحمت اللعالمینی کا تقاضہ ہے کہ آپ سارے عالم کی تمام چیزوں کا علم رکھتے ہوں اور ان کی ذات، استعداد، صلاحیت اور استطاعت سے بھی پوری طرح واقف ہوں۔ لہذا آیت مبارکہ ''ومارسلنک الارحمة للعالمين'' سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے آپ عالم العالمین بھی ہیں یعنی ازل سے ابد تک ساری کائناتِ عالم اور تمام مخلوقات الٰہیہ کو جانتے اور پہچانتے ہیں اور ان سے متعلق علوم کے بھی عارف ہیں۔ جبھی تو آپ سارے عالم کے معلم ٹھہرتے ہیں، سب کو اپنی رحمت، فضل اور برکت سے سرفراز فرماتے

ہیں" ہر ایک کو حسب استطاعت علم وحکمت سے نوازتے ہیں وہ کون سا شعبۂ زندگی ہے جس کے بارے میں آپ نے اپنے حکیمانہ اقوال سے راہ نہ دکھائی ہو۔ آپ معلم ھدایت ہیں۔ آپ نے ھدایت الٰہی کے نور سے زندگی کی تاریک راہوں کو روشن کیا اور بھٹکے ہوؤں کو صراط مستقیم دکھائی۔

یہ آپ ہی کی معلّمانہ صلاحیتوں کا کرشمہ ہے کہ آپ نے بربریت ، جہالت ،تعصب، تفاخرِا اور ہوسِ اقتدار کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں غرق دنیا کو بقعہ نور بنا دیا۔

دنیا کے ہر حصے میں طبقات کا فرق تھا لیکن آپ ہی وہ معلّم مساوات تھے جس نے۔

بشارت دی مساواتِ بشر کی نوع انسان کی

آپ کے اس درس مساوات نے ببانگ دھل دنیا کو بتا دیا کہ عربی وعجمی ، کالے اور گورے ، اور آقا و غلام میں کوئی تمیز روا نہیں ، اگر کوئی امتیاز ہے تو وہ تقوی وطہارت اور علم وحکمت کا ہے۔ آپ کے اس اعلان کا نتیجہ یہ نکلا کہ۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

آپ معلّم اخلاق ہیں۔ آپ کی بعثت مبارکہ کا اولین مقصد

فضائل اخلاق اور اعمال حسنہ کی تعلیمات تھا۔ تمام اعلیٰ اخلاقی اقدار جن میں صداقت وعدالت امانت ودیانت، صبر وتحمل، عفوودرگذر، عدل واحسان، سخاوت وشجاعت اور صبر واستقلال شامل ہیں آپ کی حیات طیبہ کا تار وپود تھیں۔ قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ آپ کی ذات مقدسہ کے اعلیٰ اخلاقی قدروں کی حامل ہونے کی نص قطعی ہے:

وَإِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیم (القلم ۶۸:۴)

یعنی بیشک آپ خلق عظیم کے اعلیٰ ترین درجہ پر فائز ہیں

خود سید عالم ﷺ اپنے معلم اخلاق ہونے کا یوں اعلان فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارم اخلاق ومحاسن افعال کی تکمیل وتتمیم کے لئے مبعوث فرمایا''

(خزائن عرفان حاشیہ کنزالایمان)

ترمذی شریف کی یہ حدیث بھی آپ کے معلّم اخلاق ہونے پر گواہ ہے:

''وہ شخص جنت میں کبھی داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ایک ذرّے کے برابر بھی نخوت وغرور ہے''

ابوداؤد شریف میں آپ کا یہ ارشاد مبارک بھی اخلاق حسنہ کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے:

''قیامت کے دن مومن کی میزان عمل میں حسنِ اخلاق

سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہ ہوگی''

آپ معلم ہیں جہاد کے۔ آپ نے فرمایا سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ اپنے نفس سے جہاد کیا جائے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ:

''آپ نے فرمایا کہ طاقتور وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے''

آپ نے اپنے اخلاق کریمانہ اور اسوۂ حسنہ سے رواداری محبت، اور بھائی چارگی کا درس دیا۔ آپ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی شخص مومن ہو نہیں سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے''

ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''جو شخص ہمارے بچوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے''

آپ نے مسلمان کو مسلمان کا بھائی قرار دیا اور فرمایا کہ نہ اس پر کوئی ظلم کرے، نہ اسے رسوا کرے اور نہ ہی اسے حقیر سمجھے۔ مختصراً یہ کہ معلم انسانیت ﷺ نے وہ کون سا عمل خیر ہے جس کا درس آپ نے

نہیں دیا۔ دوسری طرف آپ نے ہر اس عقلی اور رذیل عمل سے روکا جو انسان کو درندگی اور بربریت کی راہ پہ ڈالتا ہے۔ آپ نے تبسم ریز اشاروں سے سسکتی انسانیت کو حیات نو بخشی۔ اپنی جوامع الکلمی سے دنیا کے مظلوموں اور مجبوروں کو گویائی کی قوت عطا فرمائی، آپ نے وحشیوں کو انسانوں کی طرح جینے کا سلیقہ سکھایا اور انسانوں کے اندر تزکیہ نفس کے ذریعہ ملکوتی صفات پیدا کر کے رشک ملائک بنا دیا آپ معلم انسانیت ﷺ کی ذات والا صفات اور سیرت مطہرہ کا جس زاوئے اور جس رخ سے بھی مطالعہ کریں، خواہ میدان جہاد ہو، یا میدان تبلیغ و رشاد، خواہ معاملاتِ روزگار ہوں یا مسائل عبادات، خواہ عائلی معاملات ہوں یا حکومت کا کاروبار، خواہ دین کی بات ہو یا دنیاوی معمولات، آپ ہر چھوٹے سے چھوٹے سے قضیے اور بڑے سے بڑے معاملے میں کامل رہنمائی پائینگے، شرط یہ ہے کہ ہم سید عالم ﷺ کو صمیم قلب سے اپنا آقا و مولیٰ تسلیم کر لیں۔ پھر اس کے بعد کسی نظام یا ''ازم'' کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ انسانیت کے ہر دکھ کا علاج اور ہر درد کا درماں معلّم انسانیت ﷺ کے ''نسخۂ کیمیا'' کے اور ان کے ''اسوۂ حسنہ'' کی پیروی میں ہے۔ ان سے نسبتِ عشق قوی سے قوی تر کیجئے، دنیا و آخرت سنواریئے، راحت وسکون حاصل کیجئے فلاح

دارین اپنا مقدر بنایئے۔ دنیا و آخرت کی کونسی دولت ہے جو اس شہنشاہِ کونین ﷺ کے پاس نہیں، جسم و جان کی کونسی بیماری ہے جس کا علاج اس حکیم کائنات اور معلم علم و حکمت ﷺ کے پاس نہیں، سچ فرمایا ہے عاشقِ صادق رضا بریلوی نے۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

آج عالم اسلام، خواہ عجم ہو یا عرب، ذلّت و رسوائی کے ایک اذیت ناک دور سے گذر رہا ہے۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم اس مرکزی نقطہ سے ہٹ گئے ہیں جو "صراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم" کے لئے مشعل راہ تھا، اور جس کو اختیار کر کے ہم جذبۂ جہاد سے سرشار ایک ایسی متحدہ قوت بن گئے تھے جس سے یہود و نصاریٰ اور دیگر باطل قوتوں کے دل دہل جاتے تھے۔ وہ مرکزی نقطۂ سید عالم، معلّم علم و حکمت ﷺ کی ذات اقدس سے رشتۂ وارفتگی و شیفتگی استوار اور ان کے محبوبوں کے نقوش قدم کو چراغ راہ بنانے کا تھا۔ یہود و نصاریٰ کے سوچے سمجھے منصوبے اور سازش کے تحت آج ہمارے دلوں سے ''محبت رسول'' کی وہ متاع عزیز چھین لی گئی ہے جس کی بدولت کروڑوں مسلمان کی عظیم جماعت آج گروہ بندیوں کا شکار ہو کر آپنی

اجتماعیت کی قوت و طاقت گنوا بیٹھی ہے۔ مسلمانوں کی صفوں میں ایسے افراد ابھارے یا داخل کیے گئے جنہوں نے سید عالم ﷺ کی ذات مبارکہ کو زیر بحث لاکر آپ کی عظمت اور مقام کو مجروح کرنے کی ناپاک جسارت کی تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے آپ کی عظمت اور آپ کی ذات قدسیہ سے بے پناہ محبت زائل ہو جائے اور صیہونی اور صیہونیت نواز طاقتیں مسلمانوں کا عالمی سطح پر سیاسی اور معاشی استحصال کر سکیں۔ اس وقت اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو متحد کیا جائے۔ آپس میں وداد و محبت اور اتحاد و اتفاق کو فروغ دیا جائے۔ اس کی صورت اس کے علاوہ اور کوئی نہیں کہ ذکر رسول ﷺ کو عام کیا جائے۔ محافل میلاد کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ مسلم نوجوانوں کے دلوں میں نبی رحمت، معلم علم و حکمت ﷺ سے محبت و وفاداری کا جذبہ بیدار ہوگا اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کا شوق پیدا ہوگا۔ محبت رسول ﷺ کے حوالے سے مسلمانوں میں یک جان دو قالب ہونے کا جذبہ پیدا ہوگا جو انہیں اتحاد کی قوت سے بہرہ ور کرے گا اور اس طرح مسلم نشاۃ ثانیہ کا عمل شروع ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین، صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم

اسوۂ حسنہ کے چراغ

تحریر

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری



مرتبہ

سطوت رسول قادری

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل

کراچی ---- اسلام آباد



بانی
مولانا سید محمد ریاست علی قادری علیہ الرحمہ

مدیر اعلیٰ صاحبزادہ وجاہت رسول قادری

مدیر پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

زیرِ سرپرستی
پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم اے ۔ پی ایچ ڈی

چراغ علم جلاؤ



ماهنامہ معارفِ رضا کراچی



خود بھی رکن بنیئے اور احباب و رشتہ داروں کے نام رسالہ جاری کرواکر چراغ علم جلایئے ۔

سالانہ رکنیت فیس =/120 روپیہ ، تاحیات =/4000 یکمشت ، بیرون ممالک =/10 ڈالر تاحیات =/300 ڈالر یا اس کے مساوی پاکستانی کرنسی رقم بذریعہ منی آرڈر / بینک ڈرافٹ ارسال فرمائیں رسالہ ہر ماہ آپ کے دیئے پتے پر ملتا رہے گا، اپنا پتہ صاف تحریر فرمائیں

رابطہ :- ۲۵، جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر، کراچی ۔ 74400، پوسٹ بکس نمبر 489
فون :- 7771219-7725150-021، اسلامی جمہوریہ پاکستان | E. mail: marifraza@hotmail.Com